بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسائل نعیمیہ

حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

کے ۱۲ مختلف رسائل اور چھوٹی کتب کا مجموعہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ
لاہور

رسائلِ نعیمیہ

حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کے آٹھ مختلف رسائل اور چھوٹی کتب کا مجموعہ

صاحبزادہ اقتدار احمد خاں نعیمی قادری بدایونی مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

فہرستِ رسائل

گندا کھاد یا خشک زمین نہیں ہے۔ فقط زمین میں بغیر بارش کھیت نہیں اُگتا کیوں کہ وہاں پانی کی تری نہیں۔

س۔ آخر نیک جنّات کا انجام کیا ہو گا؟

ج۔ جو جانوروں کا انجام ہے کہ انہیں مٹی کر دیا جائے گا حکم ہو گا۔ کُوْنُوْا تُرَابًا۔ عذاب سے بچ جانا ہی ان کا ثواب ہے۔

س۔ جب جنت والوں کے لئے ہمیشگی ہے تو آدم علیہ السلام وہاں سے کیوں آ گئے؟

ج۔ جب مومن جزا پانے کے لئے وہاں پہنچے گا تب اس کے لئے ہمیشگی ہو گی۔ آدم علیہ السلام کا وہاں ٹریننگ دینے کے لئے تھا تا کہ وہاں کی بناوٹ دیکھ کر زمین کو ایسے ہی آباد کریں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا وہاں معراج میں تشریف لے جانا۔ سیر یا معائنہ کے لئے تھا۔ لہذا وہاں سے واپسی ہو گئی۔

س۔ سزا و جزا دنیا ہی میں کیوں نہ دی گئی اتنا دراز اُدھار کیوں رکھا گیا؟

ج۔ اس لئے کہ دنیا میں نہ کوئی راحت خالص ہے نہ تکلیف۔ یہاں کی تکلیف راحت سے اور راحت تکلیف سے مخلوط ہے۔ اگر کوئی ظاہری تکلیف نہ ہو تو فنا ہونا کافی مصیبت ہے۔ خالص نیکیوں کو خالص راحت خالص بدوں کو خالص تکلیف چاہیئے۔ وہ آخرت میں ہی ہو سکتی ہے۔ نیز اگر سزا جزا دنیا میں ہوتی۔ تو کوئی کافر نہ رہتا۔ ان چیزوں کو پردۂ غیب میں رکھا۔ تا کہ اللہ رسول کا اعتبار کر کے نیک بنے۔ برائیوں سے بچے۔

س۔ حدیث شریف میں ہے کہ جنتی لوگ خوب صورت تیس سالہ جوان ہوں گے۔ اور جہنمی کافر اتنے موٹے ہوں گے کہ ایک داڑھ پہاڑ کے برابر ہو گی۔ یہ جسموں کی تبدیلی تو تناسخ یا آواگون ہے۔ اسلام نے مانا ہے کہ

بعض قومیں مسخ ہوئیں۔ موسیٰ علیہ السلام کا عصا سانپ بن جانا تھا۔ یہ ہی آدا گون ہے۔

ج۔ تبدیلی رُوح کا نام آداگون ہے۔ یہ ہی منع ہے اور اس کا ماننا کفر ہے۔ یعنی یہ کہ انسانی روح نفس ناطقہ۔ گدھے کی روح یعنی نفس ناطقہ بنجاوے یہ ناممکن ہے کیونکہ روح بسیط ہے۔ وہی جسم کی تبدیلی وہ دن رات ہوتی رہتی ہے۔ انسان گل کر مٹی بن جاتا ہے پانی اور ہوا آگ بن جاتی ہے۔ ان تمام صورتوں میں صرف جسم کی تبدیلی ہو گی۔ رُوح وہی انسانی رہے گی۔ جسم میں مادہ اور صورت ہے تبدیلی کے موقعہ پہ مادہ باقی رہتا ہے۔ صورت بدل جاتی ہے۔ جیسے ایک انسان پہلے بچہ تھا کالا تھا۔ اب جوان گورا ہو گیا۔ جہنمی کفار کسی شکل میں ہوں گے مگر سمجھیں گے عقل رکھیں گے بولینگے کہ فلاں جرم کی عوض ہمیں یہ سزا ملی۔

س۔ جنت میں عورتیں اجنبی مردوں سے پرہیز کریں گی یا نہیں ؟

ج۔ نہیں۔ وہاں کوئی چیز واجب یا حرام نہ ہو گی۔ یہ احکام دنیاوی زندگی کے لئے ہیں۔ اگر وہاں پر وہ فرض ہو تو وہ جگہ عمل کی ہو گئی۔ حالانکہ وہ جگہ صرف جزا کی ہے۔

س۔ تب تو بڑا فساد ہو گا۔ عورت و مرد کا ملنا خطرہ کا باعث ہوتا ہے۔

ج۔ وہاں نفس امّارہ فنا ہو جائے گا۔ یہ ہی فساد کراتا ہے۔ انسان کا دل وہی چاہے گا جو رب کو پسند ہو۔ دنیا کی پابندیاں نفسِ امارہ کی وجہ سے ہیں۔ جب وہ ہی نہ رہا تو پابندی کیسی۔ پرندے کو اسی وقت تک قفس میں رکھتے ہیں۔ جب تک اس کے پر ہیں۔ جب پر ہی کاٹ دیئے گئے۔ تو اب اسے قفس میں رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔